السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ترجمہ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ﷺ! جس آدمی کو میں قرآن مجید سکھاتا ہوں، اُس نے تحفے کے طور پر مجھے ایک کمان دی ہے۔ یہ مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ساتھ میں جہاد میں تیر اندازی کیا کروں گا۔ فرمایا : اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھیں آگ کا طوق پہنایا جائے تو اسے قبول کرلو۔۔۔ (سنن اَبی داوٗد، .... سنن ابن ماجہ، .... مشکوٰۃ کتاب البیوع ....)''

اس حدیث شریف کی روشنی میں یا آپ کے علم کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں:

۱ جولڑکے یا لڑکیاں مدرسوں میں پڑھتی ہیں وہ اپنے استادوں کے کپڑے یا کوئی دوسرا تحفہ دے سکتے ہیں یا نہیں ؟ ۔

۲ رمضان المبارک میں جو حافظ صاحبان صرف تراویح میں قرآن پاک سنانے کے عوض جو معاوضہ یا تحفہ لیتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں ؟ ۔

۳ جو علماء جلسوں میں تقریروں کے پیسے لیتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں ؟ (منظور احمد ارائیں، کوٹ لکھپت لاہور) (۱۷ اپریل ۱۹۹۸ء ۔)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشارٌالیہ روایت میں المغیرہ بن زیاد ابوہاشم الموصلی ''مختلف فیہ'' راوی ہے۔ امام احمد نے اس کو ضعیف الحدیث کہا ہے۔ اس نے کئی ایک منکر احادیث بیان کی ہیں اور ہر وہ حدیث جس کو اس نے مرفوع بیان کیا وہ منکر ہے اور ابوزرعہ نے کہا، اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ (عون المعبود : ۳/۲۷٦)

اس کے ہم معنی کئی ایک اور بھی روایات ''نیل الاوطار'' میں منقول ہیں جن سے ممانعت معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ ان میں بھی بعض کلام ہے لیکن مجموعہ روایات قابلِ حجت ہیں کہ تعلیم قرآن پر اجرت نہیں لینی چاہیے۔ اس بناء پر امام ابوحنیفہ وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ مطلقاً تعلیم قرآن پر اجرت نہیں لینی چاہیے لیکن جملہ آثار کے پیش نظر ظاہر یہ ہے کہ بلا شرط کوئی شئے قبول کرنے کا کوئی حرج نہیں۔ ''صحیح بخاری'' میں امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔

لہٰذا سوال میں مذکور تین صورتوں کا بلا شروط جواز ہے اور شرط کرنی ناجائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، تلاوۃِ قرآن : صفحہ : 548

محدث فتویٰ